جو مٹتا جا رہا ہے پھر وہی منظر بنانا ہے
مجھے احساس کی دیوار میں اک در بنانا ہے

مجھے پہچان دینی ہے کسی موہوم رشتے کو
مجھے بے جسم و جاں تصویر پر اک سر بنانا ہے

مجھے زنجیر کرنا ہے کہیں بے سمتیٔ دل کو
ہوا کی موج پر ٹھہرا ہوا اک گھر بنانا ہے

مجھے تو عکس اپنا ڈھونڈنا ہے پتھروں میں بھی
طلسمِ آب و آتش سے انہیں گوہر بنانا ہے

کنارِ دشت اک کشتی ہے اور پتوار ہاتھوں میں
سو اب دریا مجھے اس دشت کے اندر بنانا ہے